

خواتین ہسپتال، خواتین کی نگرانی میں

نہاد الکیلافی، ترجمہ: محمد احمد زبیری

سرجری کے شعبے میں بہت کم لیڈی ڈاکٹر آگے بڑھتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپریشن کروانے والے بھی 'خواتین کے ہاتھ میں نشتر' اٹھانے سے گریز کرتے۔ مغرب میں تو زچگی کے کیس بھی مرد ڈاکٹر کرتے ہیں اور کوئی روایات کی پاسداری مسلمان خاتون، مرد ڈاکٹر سے نہ کروانا چاہیے، تو لیڈی ڈاکٹر کے لیے پہلے سے بتا کر خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ مسلمان معاشروں کی تو یہ ضرورت ہے کہ خواتین کو ہر طرح کی سہولت خواتین ہی کے ذریعے فراہم ہو لیکن عموماً خواتین مریض، مرد ڈاکٹروں سے علاج اور آپریشن وغیرہ کروانے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اگر ماہر خواتین ڈاکٹر آگے آئیں تو خواتین اپنے علاج کے لیے خواتین پر انحصار کر سکیں گی۔ برادر مسلم ملک مصر کے شہر قاہرہ میں ایک لیڈی سرجن، سحر الفتی نے اپنا ہسپتال قائم کیا ہے جسے خواتین ہی چلا رہی ہیں۔

ڈاکٹر سحر الفتی جامعہ اذہر میں اسٹنٹ سرجن ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ کے علاقے "زخون" میں ایک اسلامی ہسپتال کی بانی ہیں۔ یہ مصر کا پہلا ہسپتال ہے جس کا تمام تر عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر سحر الفتی چار بچوں کی ماں ہیں۔ وہ ڈاکٹر بیوی اور ماں کی حیثیت سے اپنی تمام ذمہ داریاں بطریق احسن انجام دے رہی ہیں۔ ان سے ایک انٹرویو پیش کیا جا رہا ہے (المجتمع، ۱۹ مئی ۹۸)۔

سوال: سرجری کے میدان میں ہم بہت کم خواتین کو دیکھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے لیے اس مشکل میدان کا انتخاب کیا ہے؟

جواب: بڑی حد تک آپ کی بات درست ہے۔ ابھی تک سرجری کا شعبہ مردوں کا رہین منت ہے۔ مصر میں آپ خواتین سرجن کو انگلیوں پر شمار کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کی سب سے اہم وجہ، اس شعبے کے لیے مسلسل محنت، ریاضت اور پڑھائی ہے۔ آئے دن 'نئی نئی تحقیقات اور سرجری کے طریقے' ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں اور اس کام کی پیچیدگی اور وسعت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے ایک سرجن کو مسلسل محنت کرنا پڑتی ہے اور اسے ایک طویل عرصے کے لیے تعلیم و تعلم سے وابستہ رہنا پڑتا ہے۔ جہاں تک میرا اس شعبے کے انتخاب کا تعلق ہے، تو میرے ذہن میں شروع سے تھا کہ کچھ خواتین ضرور ایسی ہونی چاہئیں جو اس میدان میں رہتے ہوئے اپنی بہنوں کی مدد کر سکیں۔ میں نے یہ فرض کھلیے لیا کہ ان کے لیے

اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

سوال: اس شعبے میں اپنے آپ کو بحیثیت ڈاکٹر اور سرجن منوانے کے لیے آپ نے کن مشکلات کا سامنا کیا؟
جواب: یقیناً مریضوں سے اپنی حیثیت منوانے کے لیے میں نے بہت سی مشکلات کا سامنا کیا اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مشکلات پر صبر کرنے کے اجر سے محروم نہیں فرمائے گا۔
سب سے پہلی مشکل مسلسل پڑھنا اور علم حاصل کرنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صرف یہ کافی نہیں ہے کہ کچھ خواتین سرجن بن جائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا بلکہ یہ ایسی خواتین ہونی چاہئیں جو تجربہ کار ہوں اور اپنے شعبے کے اندر مہارت رکھتی ہوں تاکہ وہ معاشرے کو فائدہ پہنچا سکیں، ورنہ صرف سرجن بن جانا کوئی بڑی کامیابی نہیں۔ میرے لیے یہ بہت بڑا چیلنج تھا۔ ایک مشکل یہ بھی تھی کہ میرے اساتذہ میرے تحقیقی پرچوں (research papers) کا مطالعہ بڑی باریک بینی کے ساتھ کرتے اور بڑی مشکل سے نمبر دیتے۔ کیونکہ اس میدان میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے، اس لیے میں نے ضروری جانا کہ زیادہ سے زیادہ مہارت حاصل کروں۔

سب سے آخری مشکل جس کام میں نے سامنا کیا وہ خواتین کی ہچکچاہٹ اور بے اطمینانی تھی کیونکہ وہ مجھ سے آپریشن کروانے میں خطرہ محسوس کرتی تھیں۔ یہ صورت حال کافی عرصہ برقرار رہی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خواتین، مرد سرجنوں کی نسبت مجھے ترجیح دیتی ہیں اور کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی محسوس نہیں کرتیں۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ خواتین، میڈیکل کے شعبے میں، مرد حضرات کی نسبت زیادہ مہارت نہیں رکھتیں، حتیٰ کہ عورتوں کے امراض میں بھی۔ اس بات میں کہاں تک صداقت ہے؟
جواب: ہم یہ حقیقت تسلیم کریں یا انکار کریں لیکن یہ فی الواقع بالکل فطری ہے کہ عورت کا گھر سے باہر دوسری سرگرمیوں میں حصہ لینا اضلانی ذمہ داری ہے۔ اس لیے کہ کلچ اور یونیورسٹی کی زندگی کے بعد خواتین کی خانگی ذمہ داریاں اتنی زیادہ اور متنوع ہو جاتی ہیں کہ وہ بمشکل اپنے آپ کو کسی اور ذمہ داری کے لیے تیار کر پاتی ہیں۔ اس لیے تعلیمی میدان میں مرد حضرات ان سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ صلاحیتوں کے اعتبار سے خواتین سے کم تر ہی کیوں نہ ہوں۔

سوال: گھر کی مصروفیات اور ہسپتال کی اہم اور نازک ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنا بہت مشکل کام ہے۔ آپ اس مشکل اور کشن چیلنج کو قبول کرنے میں کیسے کامیاب ہو گئیں؟

جواب: یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت اور توفیق سے ممکن ہوا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خانگی مصروفیات کے ساتھ ساتھ دیگر ذمہ داریاں نبھانا ایک کشن مرحلہ ہے بالخصوص سرجری کے شعبے میں۔ ایک سمجھ دار شوہر اس شعبہ کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ میرے چار بچے ہیں جو مختلف کلاسوں میں پڑھ رہے ہیں۔ خانگی مصروفیات میں جو کمی کو محسوس ہو جائے، میرے شوہر اس سے صرف نظر

کرتے ہیں، اور میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں دونوں ذمہ داریوں کو بہ طریق احسن نبھاتی ہوں۔

سوال: آپ نے سرجری کے میدان میں کیا نمایاں خدمات سرانجام دیں؟

جواب: میں اور میری ایک ساتھی جو خیری ہسپتال میں میرے ساتھ کام کرتی ہیں، اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے کہ کس طرح ہم اپنی بہنوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں، اور سرجری کے شعبے میں انہیں زیادہ سے زیادہ سہولت دے سکیں۔ ابتدا میں مرد سرجن کے مقابلے میں خاتون سرجن پر خواتین اعتماد نہ کرتی تھیں۔ یہ ان کے لیے بالکل نئی بات تھی۔ چنانچہ ابتدا میں ہم نے خواتین کا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کی۔ شروع شروع میں ہمارے ہاں مریضوں کی بہت تھوڑی تعداد آتی تھی لیکن صرف ایک سال کے قلیل عرصے میں مریضوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ہم روزانہ آنے والے مریضوں کا ابتدائی معائنہ بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ اس لیے میں نے اپنے پرائیویٹ کلینک کو چھوڑ دیا اور اپنا سارا وقت ہسپتال کو دے دیا اور خیری ہسپتال کی ایک پوری منزل ہم نے لے لی۔ اس طرح سے ہمیں خواتین کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی جو کہ واقعتاً ایک بڑی کامیابی ہے۔

اس میدان میں ہمارے لیے ایک بڑا چیلنج خواتین ڈاکٹر، خواتین سرجن اور خواتین انتظامیہ پر مبنی ایک ٹیم کی تیاری تھی۔ ہمارے پیش نظر ایک مکمل خواتین ہسپتال تھا۔ چنانچہ ہم نے مختلف سطح پر رابطے کیے اور بالآخر ایک مربوط و موثر ٹیم بنانے میں کامیابی و سرخروئی حاصل کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس کام کے لیے ہمیں اپنی بہت سی اعلیٰ تعلیم یافتہ، ماہر اور تجربہ کار بہنوں کا تعاون حاصل ہے۔ چونکہ ہم نے یہ ہسپتال صرف خواتین کے لیے قائم کیا ہے، اس لیے آپ اس ہسپتال میں صرف اور صرف خواتین ہی کو دیکھیں گی، خواہ وہ مریض ہوں، ڈاکٹر ہوں، سرجن ہوں یا ہسپتال انتظامیہ ہو مردوں کا داخلہ قطعی ممنوع ہے۔ اس کے علاوہ غریب اور ثلوار خواتین کے لیے مفت سرجری کی سہولت بھی حاصل ہے۔

سوال: آپ لیڈی ڈاکٹر اور طالبات کے لیے کیا پیغام دینا پسند کریں گی؟

جواب: جو بہنیں اس میدان میں قدم رکھنا چاہتی ہیں، ان کا اس شعبے سے ذہنی میلان، کھرا لگاؤ اور تعلق ہونا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو اس کے لیے وقف کر دیں، تب ہی ان کی صلاحیتیں مکمل طور پر پروان چڑھ سکیں گی۔ سرجری کے میدان میں اپنا نام پیدا کرنا اور دوسروں سے سہقت لے جانا، قربانیوں کا متقاضی ہے۔ میں اپنے رشتے داروں اور گھروالوں سے سال میں صرف ایک یا دو دفعہ مل سکتی ہوں، عیدین کے موقع پر۔ اجتماعی سرگرمیوں میں بہت کم حصہ لے سکتی ہوں۔ یہ اس میدان کی عملی مشکلات ہیں۔

میں میڈیکل کی ہر طلبہ سے امید رکھتی ہوں کہ وہ پچھلی صف پر قانع نہیں رہے گی بلکہ معاشرے کی تعمیر و ترقی اور خواتین کی خدمت میں آگے بڑھ کر عملاً اپنا فرض ادا کرے گی۔

خرم مراد کے درس ، خرم مراد کی آواز میں

سمع و بصر نے محترم خرم مراد کے سورہ فاتحہ اور آخری ۲۳ سورتوں (والفہم تا والناس) کے ۳۳ حصوں میں ۲۰ کیس (۳۰ کیس ۹۰ منٹ اور ۶۰ منٹ دورانیہ کے) کے خصوصی جلس میں

فہم القرآن سیٹ

کے نام سے پیش کیے ہیں

خرم مراد کے مخصوص لب و لہجہ میں یہ درس 'قرآنی مطالب و معانی کی دنیا آشکار کرتے ہیں اور تربیت و تزکیہ کی راہیں کھولتے ہیں۔
بدیہ صرف ۶۳۰ روپے ہے۔ ڈرافٹ یا منی آرڈر کے ساتھ طلب کیجئے۔

اندرون ملک ڈاک خرچ ہمارے ذمے۔

سمع و بصر اعلیٰ بائیس کریم بلاک 'اقبال ٹاؤن' لاہور - 54570

فون : 5411546 'فیکس : 042-5419541

کراچی میں اسامہ مراد A-57/5 - گلشن اقبال 'فون : 4967661 ☆ برطانیہ میں
فاروق مراد اسلامک فاؤنڈیشن 'لیسٹر' فون 1530-244944 اور ☆ امریکہ میں
احمد مراد 'ساؤنڈویشن ٹکاگو فون 800-432-4262 کے پاس وہاں کی قیمت پر دستیاب ہے۔

ایک بار رحمت کیجئے 'اس سال سرآرام کیجئے

ماہنامہ پیغام ڈائجسٹ

ہر ماہ گھر پیغمبر حاصل کرنے کے لیے صرف ایک بار رحمت اٹھائیں اور پھر پورا سال اپنا پسندیدہ رسالہ باقاعدگی سے حاصل کیجئے۔

پیغام ڈائجسٹ کے 12 شماروں کی خاص نمبروں سمیت قیمت -/147 روپے
ہفتی ہے لیکن خصوصی چھٹ نکیم کے تحت آپ کو صرف -/120 روپے ادا کرنے ہوں
گے۔ یوں آپ ایک وقت دو فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔

27 روپے کی خصوصی قیمت

گھر پر ماہ باقاعدگی سے ملے گا

لپٹے مکمل نام اور پتہ کے ساتھ -/120 روپے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔